© rasailojaraid.com

ادبیات

نعت

جناب رسائی خیرآبادی) ہیڈ ماسٹر ہائی سکول پٹنے پور

مدیحِ مصطفیٰ کا جب کسی سے نام سنتے ہیں
سکونِ قلب کا گویا ہم اک پیغام سنتے ہیں

وہ یہ جنت الفردوس میں صبح و شام سنتے ہیں
جو دل سے مدحتِ پیغمبرِ اسلام سنتے ہیں

الٰہی کیسی پُر انوار گلیاں ہیں مدینہ کی
خداوندا! انھیں دیکھا نہیں ہے نام سنتے ہیں

درِ محبوب پر پہنچیں یہی ارمان ہے دل میں
مریضِ عشق پاتا ہے وہاں آرام سنتے ہیں

[illegible] میں تو کب ہو کسی [illegible]
کلیجہ تھام لیتے ہیں جب اُن کا نام سنتے ہیں

غزل

محمد مصطفیٰ خاں خلش خورجوی

وفا کے سینکڑوں دے چکے ہیں امتحاں اب تک
مگر وہ ہیں کہ اس پر بھی ہیں ہم سے بدگماں اب تک

ہے وہ کون سا ستم لیکن نہ کی آہ و فغاں اب تک
زباں رکھتے ہوئے بھی ہم رہے ہیں بے زباں اب تک

بیاباں ہے برابر سوگوارِ دوستاں اب تک
کہ نوکِ خار پر ہیں اشکِ شبنم کے نشاں اب تک

شہنشاہِ دو عالم وہ مکینِ گنبدِ خضرا
ملائک چومتے ہیں جس کا سنگِ آستاں اب تک

[illegible] آوارۂ منزل
کہ جس کو ڈھونڈتی پھرتی ہے گردِ کارواں اب تک

نشاں [illegible] ہے اگر باقی تو اتنا ہے
کہ شمعِ کشتۂ محفل سے اٹھتا ہے دھواں اب تک

[illegible] میں بہت آگے
[illegible] کی [illegible] اب تک

یہاں میں ایک طرح کیسے ہزاروں انقلاب آئے
ہماری [illegible] ہے اب تک

انھیں جینا ہے جو چمن والوں پر گذری ہے
زباں لیکن نہیں ہے شکوہ سنجِ باغباں اب تک

[illegible] کیا خلش کہہ کر
کہ دنیائے سخن میں ہم ہیں بے نام و نشاں اب تک

© rasailojaraid.com